

ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس آدمی کو جاتا ہوں جو جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے آخر میں جنت میں داخل ہو گا اور سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا وہ ایک آدمی ہو گا جو قیامت کے دن لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو اور بڑے گناہ مت پیش کرو چنانچہ اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ فلاں دن تو نے یہ کام کیا اور فلاں دن ایسا کیا دیگر نہ۔ وہ اقرار کرے گا اور انکار نہ کرے گا اور اپنے بڑے گناہوں سے ڈرے گا کہ کہیں وہ بھی پیش نہ ہو جائیں حکم ہو گا کہ ہم نے تجھے ہر ایک گناہ کے پر لے ایک میکی دے دی وہ کہے گا۔ میرے پروردگار میں نے تو اور بھی بہت سے گناہ کے کام کے ہیں جنہیں میں آج یہاں نہیں دیکھ رہا اور کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے والے دانت ظاہر ہو گئے۔ (سلم: 466)

#### 4: توبہ کی شرطیں:

- 1: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرنا۔
- 2: جس گناہ سے توبہ کر رہا ہے، اسے ترک کرنا۔
- 3: آئندہ اسے نہ کرنے کا عزم کرنا۔
- 4: اگر اس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو اس کا حق اس کو واپس کرنا۔
- 5: توبہ کو اپنے مقرر دوست میں کرنا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے دن عطا فرمائیں گے حضرت چابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر بھی تو وہ مقام محمود ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دوزخ سے نہے چاہیں گے نکال دیں گے اسکے بعد انہوں نے پل صراط اور لوگوں کا اس کے اپر سے گزرنے کے بارے میں تذکرہ فرمایا حضرت یہ زید کہتے ہیں کہ میں اس کو اچھی طرح یاد نہیں رکھ سکتا ہم انہوں نے یہ فرمایا کہ کچھ لوگ دوزخ میں داخل ہونے کے بعد دوزخ سے نکال لئے جائیں گے ابو فیض نے کہا کہ وہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نہیں گئے کہ جس طرح آنسو کی محل ہوئی لکڑیاں ہوتی ہیں کہ اور اس میں پھر یہ زید کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ طیبہ سے گزرے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ستون سے ٹیک لگائے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان فرماتے ہیں اور جب انہوں نے دوزخیوں کا ذکر کیا تو میں نے اس نہیں سے کاغذ کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے یہ حدیث سن کر پھر ہم دہاکے لوٹے اور ہم نے کہا فسوس تم خارجی لوگوں پر کیا تمہارا خالی ہے کہ شیخ جابر بن عبد اللہ جیسا خوش بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھ سکتا ہے ہرگز نہیں اللہ کی تشریح ہم میں سے ایک آدمی کے علاوہ سب خارجی تھے عقلمند سے تائب ہو گے جیسا کہا ابو الفتحیم نے کہا۔ (سلم: 472)

**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**  
**الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْأَئْمَاءِ**  
**وَأَنَّحَا بِيَهُ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَيْفِيًّا أَمَّا بَعْدُ**  
**وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفَلَّحُونَ** (المرد: 31)

اور (مومن!) سب اللہ کے آگے توبہ کر دہاکے تم فلاں پاؤ  
**إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ**  
**سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَتِهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا** ④  
 گرجس نے توبہ کی اور یہاں لا یا راتھتھے کام کے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ نیکشے والا مہربان ہے (القرآن: 70)

# توبہ کا سفر

## ڈا مر تقی بن بخش

[www.ashabulhadith.com](http://www.ashabulhadith.com)

## فہرست

- 1: تعریف۔
- 2: توبہ اور استغفار میں فرق۔
- 3: حکم۔
- 4: شرطیں۔
- 5: توبہ کے سفر کا قصہ۔
- 6: اس قصے میں سے بعض پیغام۔
- 7: توبہ کی فضیلت۔

1: توبہ کی تعریف: گناہ پر اللہ تعالیٰ کے سامنے ندامت کا اظہار کرنا اور آئندہ اس کو نہ کرنے کا عزم کرنا۔

2: توبہ اور استغفار میں فرق۔

- دونوں میں عموم اور خصوص ہے۔
- استغفار کا معنی گناہوں پر ستر اور پردہ ڈالنا۔
- استغفار ماضی میں ہونے والے گناہوں سے اور توبہ حال میں ہونے والے گناہوں سے۔

3: توبہ کا حکم: ہر انسان پر توبہ کرنا فرض ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصْوَحاً (الجیم: 8)

اسے ایمان والوں! تم اللہ کے سامنے بھی خاص توبہ کرو

4: توبہ کے سفر کا قصہ۔

حجاج بن شاعر، فضل بن دکین، ابو عاصم، محمد بن ابی ایوب، نزید نقیر فرماتے ہیں کہ خارجیوں کی بالتوں میں سے ایک بات میرے دل میں جم گئی کہ گناہ کیرہ کارنے تکب ہبہ بشہ دوزخ میں رہے گا چنانچہ ہم ایک بڑی جماعت کے ساتھ جن کے ارادہ سے نکلے کہ پھر اس کے بعد خارجیوں والی اس بات کو لوگوں میں پھیلائیں زید کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ طیبہ سے گزرے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ستون سے ٹیک لگائے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان فرماتے ہیں اور جب انہوں نے دوزخیوں کا ذکر کیا تو میں نے ان سے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ آپ لوگوں سے کیسی حدیثیں بیان کر رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ توبہ فرماتے ہیں اے رب بے تک قرنے ہے دوزخ میں داخل کر دیا تو تو نے اسے رسوا کر دید وسرے مقام پر فرماتا ہے جب دوزخ سے نکلے کارا دہ کریں گے تو انہیں پھر اسی میں داخل کر دیا جائے گا، اس اللہ کے فرمان کے بعد تم کیا کہتے ہو؟ حضرت چابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کیا تم نے قرآن پڑھا ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں انہوں نے فرمایا کہ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کے بارے میں سماں اللہ تعالیٰ

7: توبہ کا وقت

1: موت

2: سورج کا مغرب سے نکلا

مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَظْلِمَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ  
 إِذَا حَضَرَ أَحَدُهُمُ الْمَوْتَ قَالَ إِنِّي تَبَّعَتِ الْأَنْ

مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ لِمَ تَبَّعَتِ الْأَنْ

ان کی توبہ نہیں ہو رہا ہے کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جس نے سورج کی مغرب سے طلوع سے بچلے جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہہ دے بچلے توبہ کر لی تو اس کی توبہ کو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی (سورہ: 18)

إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَهُ يُغَرِّغِرُ

اللہ تعالیٰ کی بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتے ہیں جب تک اس کا روح طلی بچ لے پہنچ

امام محمد بن حسین آجری کتاب الشرعیہ صفحہ نمبر 27 میں باب ذم الخوارج و سوء مذاہبهم و اباحتہ فتاہم و ثواب من قتلہم او قتلہوہ فرماتے ہیں:

علماء کا اختلاف کل اور آج ہر گز نہیں ہے کہ خوارج برے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نافرمان ہیں اگرچہ وہ نمازیں پڑھیں اور روزے رہنکریں اور عبادات میں جدوجہد کرتے رہیں۔ ان کو ان سب چیزوں سے کوئی فائدہ نہ ہوگا، اور امر بالمعروف و نهى عن الْمُنْكَر کرتے رہیں، تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

کیونکہ کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو قرآن مجید کی تاویل اپنی خواہشات نفس کے مطابق کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی خواہشات نفس کے مطابق کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)، ان کے بعد خلفاء راشدین، صحابہ اور جوان کی ابتدائی احسان کے ساتھ کرتے ہیں آگاہ کیا۔ خوارج اور جوان کے مذہب پر ہیں سارے ناپاک ہیں... اور حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور مسلمانوں کا قتل عام کرتے ہیں...

## خوارج کا منبع کیا ہے؟

- 1: دین میں غلو (حدسے تجاوز) کرنا۔
- 2: اپنی خواہشات کی بنیاد پر قرآن اور حدیث کو سمجھنا (مز اور عذاب کی آپات کو جزا اور ثواب کی آیات پر مقدم کرنا)۔
- 3: اپنی خواہشات کے مخالف آیات کی تاویل کرنا اور احادیث کا انکار کرنا۔
- 4: مسلمان حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرنا۔ فساد برپا کرنا۔
- 5: مسلمانوں پر کبیرہ گناہوں کی وجہ سے کفر کے فتوے لگانا۔
- 6: مسلمانوں کا قتل عام کرنا۔
- 7: علماء حق پر تہمیں لگانا اور لوگوں کو ان سے دور کرنا۔

- 12: توبہ کی فضیلت۔
- وَإِنِّي لَعَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَأَمْنَ وَعَمَلَ صَالِحًا مُّهْتَمِّي** (طہ: 82)
- اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر سیدہ راستے پر اس کو میں بخشن دینے والا ہوں
- وَتُوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِلَيْهِ الْغَوَّامُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ** (النور: 31)
- اور (مومنو!) سب اللہ کے آگے توبہ کروتا کہ تم فلاح پا۔
- إِلَّامُ تَابَ وَأَمْنَ وَعَمَلَ عَمَلاً صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَتَّلُ اللَّهُ سِيَّاْتُهُمْ حَسَنَاتُهُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا أَجْنِحًا** (النور: 70)
- مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے تو یہ لوگوں کے گناہوں کو اللہ نبیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشش والا ہم بران ہے

- 10: صحابہ کرام اور سلف صالحین کی فضیلت اور ان کے منبع کی ابیاع کی اہمیت۔ **جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحْدِثُ الْقَوْمَ**
- 11: خوارج اور اہل بدعت حق کی طرف لوٹ سکتے ہیں اگر اپنے دلوں سے تعصباً کو نکال دیں۔ **فَلَا وَاللَّهُمَّ أَخْرُجْ مِنْ أَغْيَرْ زَمَلِي وَاجِدِي**
- 12: صحابہ کرام اور سلف صالحین اور علماء اہل سنت حج کے موقع پر صرف حج کے مسائل ہی فہیں بلکہ ایمان اور عقیدہ کے مسائل بھی بیان کرتے ہیں **ذَكْرُ الْجَهَنَّمِيَّنِ**
- 13: کبیرہ گناہ کرنے والے مسلمان کافر نہیں ہیں۔ **أَنَّ قَوْمًا يَقْرَبُونَ مِنَ النَّارِ**
- 14: اہل بدعت اور خاص طور پر خوارج کے منبع کا خطرہ ہر زمانے میں موجود ہے۔
- 15: اہل بدعت اور خاص طور پر خوارج اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کا احترام نہیں کرتے۔ **تُرِيدُ أَنْ تَحْجُجْ فَمُّتَخَرِّجٌ عَلَى الْقَاسِ**

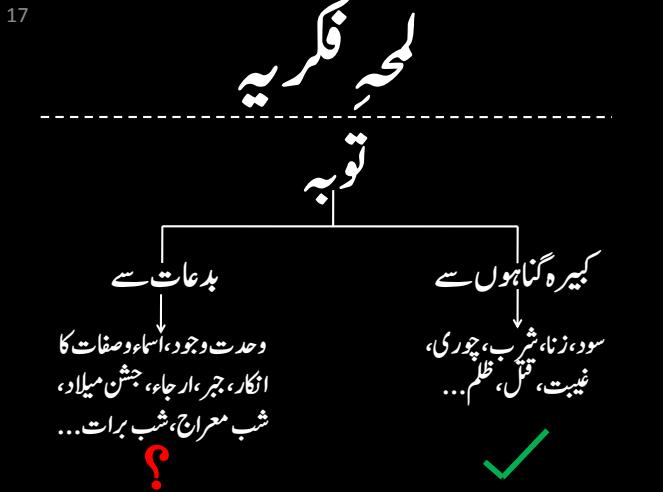
- 13: اہل بدعت اپنی بدعت کی طرف دعوت اور تبلیغ کے لیے خاص موقوتوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ **تُرِيدُ أَنْ تَحْجُجْ فَمُّتَخَرِّجٌ عَلَى النَّاسِ**
- 14: اہل سنت کو ایسے خاص موقوتوں میں توحید و سنت، صحیح عقیدہ کی طرف دعوت و تبلیغ کا اہتمام کرنا چاہے۔ **تُرِيدُ أَنْ تَحْجُجْ فَمُّتَخَرِّجٌ عَلَى النَّاسِ**
- 15: علم، اہل اور جاہل علم کی اہمیت اور فضیلت کا ثبوت، اور بدعت سے توبہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ **فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحْدِثُ الْقَوْمَ جَالِسٌ إِلَى سَارِيَّةٍ**
- 16: علماء کا آدب و احترام اور حسن ظن سے ان کے علم سے فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ **وَتَبَحْكُمْ أَتْرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْدِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
- 17: دین اسلام میں سنت کا عظیم مقام ہے جس کی قدر صرف اہل سنت ہی جانتے ہیں۔ **يُحْدِثُ الْقَوْمَ**

**وَتُوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ** (النور: 31)

اور (مومنو!) سب اللہ کے آگے توبہ کروتا کہ تم فلاح پا۔

**حَدَّقَتَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانَ قَالَ حَدَّقَتَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّقَتَا سَيِّدٌ هُوَ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ حَدَّقَتَا يَعْبُدُ الْفَقِيرُ قَالَ حَدَّقَتَا جَابِرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَيْتُ مُحَمَّسَالَمَ يُعْظِمُهُ أَحَدُ مِنَ الْأَطْيَابِ قَبْلِ نُهُرَّتِ بِالْأَلْعَبِ مَسِيَّةَ شَهْرٍ وَجَعَلْتُ لِي الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَظَهَرَ أَوْلَمَّا هَرَّ جَلِّ مِنْ أَقْمَى أَذْكَرَ كَثِيرًا الصَّلَاةَ فَلَيَصِلَّ وَأَجْلَتِي الْغَنَامَ وَكَانَ الْكَيْنَى يُعْتَدِّ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَيُعْتَدِّ إِلَى النَّاسِ كَافَةً وَأَعْطَيْتُ الشَّفَاعَةَ** (بخاری: 335 و مسلم: 1163)

**وَجْزَاكُمُ اللَّهُ خَيْرًا**



ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس آدمی کو جانتا ہوں جو جنت میں داخل ہوئے والوں میں سب سے آخر میں جنت میں داخل ہو گا اور سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا وہ ایک آدمی ہو گا جو قیامت کے دن لیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے چھوٹے کنہاں پیش کر اور بڑے کنہاں مت پیش کرو چنانچہ اس پر اس کے چھوٹے کنہاں پیش کئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ فلاں دن تو نے یہ کام کیا اور فلاں دن ایسا کیا وغیرہ وہ اور اکار کر کے گا اور انکارند کر کے گا اور اپنے بڑے گناہوں سے ڈرے گا کہ نہیں وہ بھی پیش نہ ہو جائیں حکم ہو گا کہ ہم نے تجھے ہر ایک کنہا کے بدے ایک سیکی دے دی وہ کہے گا اے میرے پر در دگا میں نے تو اور بھی بہت سے گناہ کے کام کے بین جنہیں میں آج یہاں نہیں دیکھ رہا دی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نہیں ہیں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے والے دانت ظاہر ہو گئے۔ (مسلم: 466)